66891 ـ کیا رمضان المبارک کے کیلنڈوروں پر اعتمار کرنا صحیح ہے ؟

سوال

ہم سعودی عرب کے قنفذہ نامی علاقہ میں رہتے ہیں، اور رمضان المبارک میں سحری اور افطاری اور نمازوں کے اوقات کے لیے بہت مدت سے ام القری کیلنڈی اور جنتری پر عمل کرتے چلے آ رہے، لیکن ایك برس یا اس سے کچھ زیادہ مدت قبل اسلامك سینٹر والوں نے قنفذہ کے لیے خاص کیلنڈر اور جنتری تقسیم کی جس میں بعض اوقات دس یا اس سے کچھ کم منٹوں کا ام القری کیلنڈر سے فرق پایا جاتا ہے.
مشکل یہ ہے کہ اب لوگ دو قسموں میں بٹ گئے ہیں، بعض دیہاتوں اور بستیوں کے لوگ مکہ مکرمہ کے اوقات والے کیلنڈر پر عمل کرتے ہیں، اور بعض لوگ اس علاقہ کی خاص جنتری پر عمل کرنے لگے ہیں، اب ہماری مشکل روزوں میں بھی شروع ہو چکی ہے کہ آیا ہم مکہ مکرمہ کا کیلنڈر جو قنفذہ کے کیلنڈر سے دس منٹ تاخیر بتاتا ہے اس پر عمل کریں یا کہ اپنے علاقہ کے خاص کیلنڈر پر، کیا مکہ مکرمہ کے کیلنڈر کے مطابق روزہ رکھنے والے کا روزہ صحیح ہو گا کیونکہ اس نے علاقے کے کیلنڈر کے اعتبار سے دس منٹ لیٹ سحری کی، تو اس طرح اس کا روزہ صحیح نہیں کیونکہ اس نے اذان کے بعد سحری کھائی ہے ؟
گزارش ہے کہ اس مسئلہ میں سنجیدگی کے ساتھ بحث و تمحیث کی جائے کیونکہ لوگوں میں اختلاف پیدا ہو چکا ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

لوگوں کے مابین جو کیلنڈر اور جنتریاں منتشر ہیں ان پر دو شرطوں کے بغیر عمل اور اعتماد کرنا جائز نہیں:

پہلی شرط:

اسے جاری کرنے والے اہل علم اور تجربہ کار لوگ ہوں.

دوسری شرط:

وہ کیلنڈر اس علاقے کے ساتھ خاص ہو جہاں سے یہ جاری ہوا ہے، اور اس علاقے سے دور بسنے والے شخص کے لیے اس کیلنڈر اور جنتری پر عمل کرنا جائز نہیں، کیونکہ ان دونوں علاقوں کے نظام الاوقات میں فرق ہوتا ہے.

اور جس شخص کے پاس یہ کیلنڈر، جنتری یا نظام الاوقات موجود نہ ہو جس پر وہ سحری اور افطاری کے لیے اعتماد کرے، تو اس کے لیے ممکن ہے کہ وہ طلوع فجر اور غروب آفتاب کا مشاہدہ کر کے تحقیق کرے، یا پھر کسی امانتدار مؤذن پر اعتماد کرے جو اوقات کا علم رکھتا ہو.

چنانچہ جب علم ہو کہ مؤذن طلوع فجر صادق ہونے پر اذان کہتا ہے تو اذان سنتے ہی فوری کھانے پینے سے رك جانا چاہیے، اور اگر اس کے متعلق علم ہو کہ وہ غروب آفتاب کے بعد اذان دیتا ہے تو روزہ افطار کرنا حلال ہو گا طلوع فجر یا غروب آفتاب سے کچھ مدت بعد اذان دینے والے کا اعتبار نہیں کیا جائیگا.

دوم:

سوال نمبر (8048) کے جواب میں شیخ عبد الرحمن البراك حفظہ اللہ کی کلام بیان ہو چکی ہے کہ:

" یہ جنتری و کیلنڈر اور نظام الاوقات لوگوں کے لیے گھنٹو اور منٹوں کے حساب سے نمازوں کے اوقات معلوم کرنے کا ایك وسیلہ بن چکے ہیں، چنانچہ اس کا خیال کرنا چاہیے "

لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ اس وضع کردہ نظام الاوقات میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی، سوال نمبر (26763) کے جواب میں شیخ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کی بعض کیلنڈروں اور نظام الاوقات میں غلطیوں کے متعلق کلام بیان ہو چکی ہے، یہ شیخ رحمہ اللہ تعالی کی کوشش و بیسار ہے.

اور یہ معلوم ہی ہے کہ " ام القری " کیلنڈر اور نظام الاوقات ایك بلند مصداقیت رکھتا ہے، چنانچہ سعودی عرب کے مفتی عام اور کبار علماء کمیٹی اور مستقل فتوی اور بحث علمی کمیٹی کے چئرمین شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ آل شیخ حفظہ اللہ تعالی نے ـ ایك خطبہ جمعہ میں ـ یہ بات کہی ہے کہ:

ام القری کیلنڈر اور نظام الاوقات ایك دقیق اور شرعی نظام الاوقات ہے اس میں شك کرنا ممکن نہیں "

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

امت کے علماء کرام نے اس نظام الاوقات اور کیلنڈر کی توثیق کی ہے اور تجربہ بھی ہوا اور اس کی تطبیق بھی کی گئی

جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ شرعی اوقات کے مطابق ہے.

اور شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ تعالی نے 1418 ھجری میں ایك بیان جاری کیا تھا جس میں ام القری کلینڈر کی توثیق کی گئی تھی" انتہی

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ اس میں فجر کے اوقات کا بسیط فرق یعنی تقریبا پانچ منٹ کا فرق پایا جاتا ہے، آپ یہ بیان سوال نمبر (66202) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

سوم:

القنفذہ شہر کے متعلق یہ ہے کہ: یہ علاقہ بحر احمر کے ساحل پر واقع ہے جو مکہ اور جدہ کے متوسط شمالی اور جازان کے جنوبی طرف مکہ اور جدہ سے (380) کیلو میٹر جنوب میں واقع ہے، اور خط طول بلد پر (41 . 5) مشرق اور عرض بلد (19 . 8) ڈگری پر شمال میں واقع ہے.

لیکن مکہ مکرمہ خط عرض (21 . 27) پر شمال اور طول (39 . 49) مشرق میں واقع ہے.

اور نمازوں کے اوقات میں ام القری نظام الاوقات کے حساب سے غور و فکر کرنے سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ مکہ اور قنفذہ کے درمیان مسافت کی بنا پر ان علاقوں کے اوقات میں فرق ہے، چنانچہ قنفذہ والوں کے لیے ام القری تقویم پر اعتماد کرنا صحیح نہیں.

چنانچہ اس دن یعنی: مثلا: 30 رجب 1426 ہجری نمازوں کے اوقات درج ذیل ہیں:

مکہ مکرمہ:

فجر: چار بجکر چوالیس منٹ. (4 . 44)

طلوع آفتاب: چھ بجکر چار منٹ (6 . 4)

ظہر بارہ بجکر انیس منٹ (12 . 19)

عصر تین بجکر چوالیس منٹ (3 . 44)

مغرب چھ بجکر چونتیس منٹ (6 . 34)

عشاء آٹھ بجکر چار منٹ (8 . 4).

القنفذہ کی نمازوں کا وقت:

فجر: چار بجکر چونتیس منٹ. (4 . 34)

طلوع آفتاب: چھ بجکر ایک منٹ (6 . 1)

ظہر بارہ بجکر پندرہ منٹ (12 . 15)

عصر تین بجکر سینتیس منٹ (3 . 37)

مغرب چھ بجکر اٹھائیس منٹ (6 . 28)

عشاء سات بجکر اٹھاون منٹ (7 . 58).

تو اس طرح یہ معلوم ہوا کہ اسلامك سینٹر مکتب جالیات والوں نے جو نظام الاوقات آپ کے لیے تقسیم کیا ہے وہ صحیح ہے، جو آپ کے علاقے کے ساتھ مختص ہے.

اور آپ نے اوقات میں جو فرق بیان کیا ہے وہ واقعتا بالفعل موجود ہے اس لیے آپ اوقات میں اس فرق کو مد نظر رکھیں اور اس کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی نمازیں اور روزے کی ادائیگی کریں.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو توفیق نصیب کرے اور اپنی رضا کے کام کرنے کی راہنمائی دے.

واللہ اعلم .